واعظ الجمعه

غزوہ بدر
معرکہ حق و باطل

پیشکش

ادارہ اہل سنت کراچی

مدیر

مفتی محمد اسلم رضا میمن تحسینی

معاونین

مولانا عبد الرزاق ہنگورہ نقشبندی

مولانا محمد کاشف محمود ہاشمی اختر القادری

مولانا محمد عثمان اختر القادری

www.facebook.com/darahlesunnat

دار أهل السنة
لتحقيق الكتب و الطّباعة و النّشر

IDARA E AHLE SUNNAT اداره اهلسنت
www.facebook.com/darahlesunnat

واعظہ الجمعہ

غزوۂ بدر
معرکۂ حق وباطل

مدیر

مفتی محمد اسلم رضا میمن تحسینی

معاونین

مولانا عبد الرزاق ہنگورہ نقشبندی

مولانا محمد کاشف محمود ہاشمی اختر القادری

مولانا محمد عثمان اختر القادری

https: //www.facebook. com/darahlesunnat

غزوۂ بدر معرکہ حق وباطل

الحمد لله ربّ العالمين، والصّلاةُ والسّلامُ على خاتمِ الأنبياءِ والمرسَلين، وعلى آلهِ وصحبهِ أجمعين، أمّا بعد: فأعوذُ بالله مِن الشّيطانِ الرّجيم، بسمِ الله الرّحمنِ الرّحيم.

حضور پُرنور، شافعِ یومِ نُشور ﷺ کی بارگاہ میں ادب واحترام سے دُرود وسلام کا نذرانہ پیش کیجیے! اللّهمّ صلِّ وسلِّم وبارِك على سيِّدِنا ومولانا وحبيبِنا محمّدٍ وعلى آلهِ وصَحبِهِ أجمعين.

اسلام کی سب سے پہلی جنگ

برادرانِ اسلام! حق وباطل کی جنگ روزِ اوّل سے جاری ہے، جس کی مختلف صورتیں ہر دَور میں ظاہر ہوتی رہتی ہیں، انہی میں سے ایک اسلام کی سب سے پہلی جنگ غزوۂ بدر بھی ہے، کہ مشرکینِ مکّہ اور مسلمانوں کے درمیان ہجرت کے دوسرے سال ماہِ رمضان المبارک کی ۱۷ تاریخ کو جمعۃ المبارک کے دن جب یہ عظیم معرکہ ہوا، تو صبر واستقلال اور توکُّل کے اعلیٰ پیکر اہلِ ایمان، تائید الٰہی کی بدَولت کامیابی وکامرانی سے ہمکنار ہوئے، ارشادِ باری تعالی ہے: ﴿وَ لَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ بِبَدْرٍ وَّ اَنْتُمْ اَذِلَّةٌ ۚ فَاتَّقُوا اللّٰهَ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ۝۱۲۳ اِذْ تَقُوْلُ لِلْمُؤْمِنِيْنَ اَلَنْ يَّكْفِيَكُمْ اَنْ يُّمِدَّكُمْ رَبُّكُمْ بِثَلٰثَةِ اٰلٰفٍ مِّنَ الْمَلٰٓىِٕكَةِ مُنْزَلِيْنَ ۝۱۲۴ بَلٰٓى ۙ اِنْ تَصْبِرُوْا وَ تَتَّقُوْا وَ يَاْتُوْكُمْ مِّنْ فَوْرِهِمْ هٰذَا يُمْدِدْكُمْ رَبُّكُمْ بِخَمْسَةِ اٰلٰفٍ مِّنَ الْمَلٰٓىِٕكَةِ

﴿مُّسَوِّمِيْنَ﴾[1] "یقیناً اللہ تعالیٰ نے بدر میں تمہاری مدد کی جب تم بالکل بے سروسامان تھے، تو اللہ سے ڈرو کہ کہیں تم شکر گزار ہو! جب اے محبوب! تم مسلمانوں سے فرماتے تھے کہ کیا تمہیں یہ کافی نہیں کہ تمہارا رب تمہاری مدد کرے تین ۳ ہزار فرشتے اتار کر؟ ہاں کیوں نہیں! اگر تم صبر و تقویٰ اختیار کرو اور کافراسی دَم تم پر آپڑیں، تو تمہارا رب تمہاری مدد کو پانچ ۵ ہزار فرشتے نشان والے بھیجے گا!"۔ "چنانچہ اہلِ ایمان نے روزِ بدر صبر و تقویٰ سے کام لیا، اللہ تعالیٰ نے حسبِ وعدہ پانچ ۵ ہزار فرشتوں کی مدد بھیجی، اور مسلمانوں کی فتح اور کافروں کی شکست ہوئی"[2]۔

ایک اَور مقام پر اللہ تعالیٰ کا ارشادِ مبارک ہے: ﴿اِذْ تَسْتَغِيْثُوْنَ رَبَّكُمْ فَاسْتَجَابَ لَكُمْ اَنِّيْ مُمِدُّكُمْ بِاَلْفٍ مِّنَ الْمَلٰٓىِٕكَةِ مُرْدِفِيْنَ﴾[3] "جب تم اپنے رب تعالیٰ سے فریاد کرتے تھے، تو اس نے تمہاری سُن لی کہ میں تمہیں ہزاروں فرشتوں کی قطار سے مدد دینے والا ہوں!"۔

اس بے سروسامانی کو دیکھ کر خود نبئ کریم ﷺ نے اللہ تعالیٰ کے حضور دعا کی: «اللَّهُمَّ إِنَّهُمْ حُفَاةٌ فَاحْمِلْهُم، اللَّهُمَّ إِنَّهُمْ عُرَاةٌ فَاكْسُهُم، اللَّهُمَّ إِنَّهُمْ جِيَاعٌ فَأَشْبِعْهُمْ» "اے اللہ! یہ لوگ پیادہ ہیں انہیں سواری دے، اے اللہ! یہ لوگ بوسیدہ لباس ہیں انہیں لباس دے، اے اللہ! یہ لوگ بھوکے ہیں انہیں سیر کر!"۔ اللہ تعالیٰ نے بدر کے دن فتح دی، وہ لوگ جس وقت لَوٹے تو اس حالت

---

(١) پ٤، آل عمران: ١٢٣-١٢٥.

(٢) "تفسیر خزائن العرفان" پ۴، آل عمران، زیر آیت: ۱۲۵، ص۱۲۹۔

(٣) پ٩، الأنفال: ٩.

میں پلٹے کہ ان میں سے کوئی شخص ایسا نہ تھا جو ایک یا دو ۲ سواری کے بغیر ہو، انہوں نے کپڑے بھی پائے اور سیر بھی ہوئے[1]۔

ابوالاثر حفیظ جالندھری مرحوم نے کیا خوب لکھا ہے: ع

فضائے بدر کو اِک آپ بیتی یاد ہے اب تک
یہ وادی نعرۂ توحید سے آباد ہے اب تک[2]

تھے اُن کے پاس دو گھوڑے چھ زرہیں آٹھ شمشیریں
پلٹنے آئے تھے یہ لوگ دنیا بھر کی تقدیریں

نہ تیغ و تیر پہ تکیہ، نہ خنجر پر نہ بھالے پر
بھروسا تھا تو اِک سادی سی کالی کملی والے پر[3]

بدر میں فریقین کی تعداد اور دعائے مصطفی

رفیقانِ ملّتِ اسلامیہ! "صحیح مسلم شریف" میں ہے کہ روزِ بدر تاجدارِ رسالت ﷺ نے مشرکین کو ملاحظہ فرمایا کہ تعداد میں ایک ہزار ہیں، اور آپ ﷺ کے اصحاب تین سو انیس ۳۱۹ [اور بعض روایات میں تعداد تین سو تیرہ ۳۱۳ ہے[4]] تو حضورِ اکرم ﷺ اپنے مبارک ہاتھ پھیلا کر ربّ تعالی سے یہ دعا کرنے لگے: «اللّٰهُمَّ أَنْجِزْ لِي مَا وَعَدْتَنِي! اللّٰهُمَّ آتِ مَا وَعَدْتَنِي! اللّٰهُمَّ

---

(١) "الطبقات الكُبرى" ذكر عدد مَغازي رسول الله ﷺ، ١/ ٣٥٩.
(٢) "شاہنامۂ اسلام" باب اوّل، معرکۂ بدر، حصّہ دُوم ۲، ۲۰۹۔
(٣) ایضًا، معرکۂ نور و ظلمت، صف اسلام، حصّہ دُوم ۲، ۲۲۹۔
(٤) "صحيح البخاري" كتاب المَغازي، ر: ٣٩٥٧، صـ٦٦٩.

إنّكَ إِنْ تُهْلِكْ هَذِهِ الْعِصَابَةَ مِنْ أَهْلِ الْإِسْلَامِ لَا تُعْبَدْ فِي الْأَرْضِ!»
"یارب جو تُو نے مجھ سے وعدہ فرمایا ہے اسے پورا کردے! الٰہی جو تُو نے مجھ سے وعدہ کیا عنایت فرما! یااللہ اگر تو اہلِ اسلام کی اس جماعت کو ہلاک کردے گا، تو زمین میں تیری عبادت کرنے والا کوئی نہیں رہے ہوگا!" اسی طرح حضور سرورِ کونین ﷺ دعا کرتے رہے، یہاں تک کہ دَوشِ مبارک سے چادر شریف اُتر گئی، تب حضرت سیّدنا ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ حاضر ہوئے اور چادر مبارک دوشِ اقدس پر ڈال کر عرض کی: یا نبیَ اللہ! آپ کی مُناجات اپنے ربّ تعالی کے ساتھ کافی ہوگئیں! وہ بہت جلد اپنا وعدہ پورا فرمائے گا! اس پر یہ آیتِ مبارکہ نازِل ہوئی: ﴿إِذْ تَسْتَغِيثُونَ رَبَّكُمْ فَاسْتَجَابَ لَكُمْ أَنِّي مُمِدُّكُمْ بِأَلْفٍ مِّنَ الْمَلَائِكَةِ مُرْدِفِينَ﴾[1] "جب تم اپنے رب تعالی سے فریاد کرتے تھے، تو اس نے تمہاری سُن لی کہ میں تمہیں ہزاروں فرشتوں کی قطار سے مدد دینے والا ہوں!"۔

غزوۂ بدر کو چودہ ۱۴ سو سال سے زائد گزر چکے ہیں، لیکن اس کی یاد آج بھی مسلمانوں کے ایمان کو تازہ کرتی ہے! صدیوں بعد آج بھی مقامِ بدر کفّارِ مکہ کی شکستِ فاش اور مسلمانوں کی فتح وکامرانی کی گواہی دیتا ہے، موجودہ دَور میں مسلمانوں کی زوال اور کفّار کے غلبہ کی وجہ بھی یہی ہے، کہ آج مسلمانوں کے پاس تمام وسائل موجود ہونے کے باوُجود ان کے پاس "بدر" کا وہ جذبہ نہیں رہا! ع

ہتھیار ہیں اَوزار ہیں اَفواج ہیں لیکن وہ تین سو تیرہ کا لشکر نہیں ملتا

(۱) "صحيح مسلم" كتاب الجهاد والسِير، ر: ٤٥٨٨، صـ٧٨١، ٧٨٢.

"کفّار کے لشکر میں عیش وعشرت کا سامان بھی کافی تعداد میں تھا، یہاں تک کہ کسی پانی کے کنارے پڑاؤ کرتے تو خیمے نصب کرتے اور ان کے ہمراہ گانے والی طوائف اور آلات طرب بھی تھے، جبکہ مسلمانوں کے پاس ایک خیمہ تک نہیں تھا، صحابۂ کرام رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُم نے کھجور کے پتوں اور ٹہنیوں سے ایک عریش (جھونپڑی) تیار کر کے حضورِ اقدس صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو اس میں ٹھہرایا، آج اس عریش کی جگہ ایک مسجد بنی ہوئی ہے"[1]۔

کفّارِ بدر کے مقاماتِ قتل کی پیشگی خبر اور علومِ خمسہ

عزیزانِ محترم! اس جنگ کا حال بیان کرتے ہوئے حضرت سیّدنا اَنس بن مالک رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں، کہ رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے مشورہ اس وقت کیا جب ہمیں ابوسفیان کی آمد کی خبر ملی، اور حضرت سیّدنا سعد بن عُبادہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کھڑے ہو کر بولے: یارسول اللہ! اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے! اگر آپ ہمیں حکم دیں کہ اپنے گھوڑے سمندر میں ڈال دو تو ہم ضرور کر گزریں گے، اور اگر آپ ہمیں حکم دیں کہ ہم ان کے سینے برک غماد [یمن کا آخری شہر ہے جو مدینۂ منوّرہ سے بہت دُور ہے] تک ماریں، تو ہم ایسا بھی ضرور کریں گے! راوی نے کہا کہ رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے لوگوں کو جہاد کے لیے بلایا تو لوگ آپ کے ساتھ چل پڑے، یہاں تک کہ میدانِ بدر میں جا اُترے، پھر رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: «هٰذَا مَصْرَعُ فُلَانٍ» "یہ فُلاں کافر کی قتل گاہ ہے" اور اپنا ہاتھ زمین پر اِدھر اُدھر رکھتے تھے، راوی کہتے ہیں کہ ان میں سے کوئی بھی رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بیان کردہ جگہ سے نہ ہٹ پایا"[2] یعنی جس کی جہاں جگہ بتائی وہ وہیں مرا۔

---

(۱) "مدارج النبوّت" قسم سوم ۳در ذکر وقائع سنوات، ذکر غزوہ بدر کبری، جزء۲، ص۸۲،۸۶، ملتقطاً۔
(۲) "صحيح مسلم" كتاب الجهاد، ر: ٤٦٢١، صـ٧٩٢، ملتقطاً.

اس سے معلوم ہوا کہ حضورِ انور ﷺ کو رب تعالی نے ہر ایک کے وقتِ مَوت، موت کی جگہ اور کیفیتِ موت کی خبر دی ہے کہ کون، کہاں، کیسے اور کب مرے گا، کافر ہوکر یا مؤمن ہوکر! یہ علم علومِ خمسہ میں سے ہے جس کا ظُہور جنگِ بدر میں اس طرح ہوا۔

مُردے بھی سنتے ہیں

حضرات گرامی قدر! "صحیح مسلم شریف" میں ہے کہ امیر المؤمنین سیّدنا عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالی عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں کفّارِ بدر کی قتل گاہیں دکھاتے ہوئے فرمایا: «هَذَا مَصْرَعُ فُلَانٍ غداً، إِنْ شَاءَ اللهُ» کہ "اگر اللہ تعالی نے چاہا تو کل فُلاں کافر یہاں قتل ہوگا" جہاں جہاں حضور نے بتایا تھا وہیں وہیں ان کی لاشیں گریں، پھر بحکمِ حضور وہ کفّار کے لاشے ایک کنویں میں بھر دیئے گئے، حضور سیّد عالم ﷺ وہاں تشریف لے گئے اور فرمایا: «يَا فُلَانَ بْنَ فُلَانٍ وَيَا فُلَانَ بْنَ فُلَانٍ! هَلْ وَجَدْتُمْ مَا وَعَدَكُمُ اللهُ وَرَسُولُهُ حَقّاً؟ فَإِنِّي قَدْ وَجَدْتُ مَا وَعَدَنِي اللهُ حَقّاً» "اے فُلاں بن فُلاں اور اے فُلاں بن فُلاں! کیا تم نے خدا اور رسول کا دیا ہوا سچا وعدہ پایا؟ میں نے تو اللہ تعالی کا دیا ہوا وعدہ حق پالیا ہے"۔ امیر المؤمنین سیّدنا عمر رضی اللہ تعالی عنہ نے عرض کی: یارسول اللہ! حضور اِن جسموں سے کیوں کلام کرتے ہیں جن میں رُوحیں نہیں؟! فرمایا: «مَا أَنْتُمْ بِأَسْمَعَ لِـمَا أَقُولُ مِنْهُمْ، غَيْرَ أَنَّهُمْ لَا يَسْتَطِيعُونَ أَنْ يَرُدُّوا عَلَيَّ شَيْئاً»[1] "جو میں کہہ رہا ہوں اسے تم ان مُردوں سے زیادہ نہیں سنتے، مگر انہیں یہ طاقت نہیں کہ مجھے جواب دے سکیں"۔

---

(١) المرجع نفسه، كتاب الجنّةِ وصفة نعيمها وأهلها، ر: ٧٢٢٢، صـ١٢٤٤، ١٢٤٥.

اس سے معلوم ہوا کہ مُردے کافر ہی کیوں نہ ہوں وہ سنتے ہیں، مگر جواب دینے کی طاقت نہیں رکھتے، اور مسلمان تو بدرجۂ اَولی سنتے ہیں، پھر انبیائے کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام اور اولیائے عظام رحمۃ اللہ علیہم کی سماعتوں کے کیا کہنے!۔

ابو جہل کا قتل

حضراتِ ذی وقار! جنگِ بدر میں جہاں بڑے بڑے صحابۂ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے بہادری و جرأت کے جَوہر دکھائے، وہیں کمسن بچے بھی پیچھے نہ رہے، حضرت سیّدنا عبد الرحمن بن عَوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں بدر کے دن صف میں کھڑا تھا، میں نے اپنے دائیں بائیں دیکھا تو خود کو انصار کے دو ۲ نو عمر بچوں کے ساتھ پایا، میں نے تمنّا کی کہ میں بھی ان جیسے بہادروں کے درمیان ہوتا، ان میں سے ایک نے مجھے اشارہ کیا اور کہا کہ چچا جان! کیا آپ ابو جہل کو پہچانتے ہیں؟ میں نے کہا: ہاں اے بھتیجے! تمہیں اس سے کیا کام ہے؟ وہ بولا: مجھے خبر ملی ہے کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو گالیاں دیتا ہے! اُس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے! اگر میں نے اسے دیکھ لیا تو میں اس سے جُدا نہ ہوں گا، یہاں تک کہ ہم میں سے کوئی ایک مر جائے، حضرت سیّدنا عبد الرحمن بن عَوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ مجھے اس کی بہادری پر بڑا تعجب ہوا!۔

پھر دوسرے نے بھی مجھے اشارہ کیا اور مجھ سے اسی طرح کہا، جب میں نے ابو جہل کو لوگوں کے بیچ دیکھا، تو میں نے ان بچوں سے کہا کہ دیکھو! وہ تمہارا مطلوب ہے جس کے بارے میں تم مجھ سے پُوچھ رہے تھے! حضرت سیّدنا عبد الرحمن بن عَوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ وہ دونوں اپنی تلواریں لیے ابو جہل پر جھپٹ پڑے، اسے مارا حتی کہ اسے قتل کر دیا، پھر دونوں بچوں نے نبیٔ کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اس بات کی خبر دی، مصطفی

جانِ رحمت ﷺ نے فرمایا: «أَيُّكُمَا قَتَلَهُ؟» "تم میں سے کس نے اُسے قتل کیا؟" ان میں سے ہر ایک نے کہا کہ اسے میں نے مارا ہے، فرمایا: «هَلْ مَسَحْتُمَا سَيْفَيْكُمَا؟» "کیا تم نے اپنی تلواریں پونچھ لی ہیں؟" وہ بولے کہ نہیں، رسول اللہ ﷺ نے ان کی تلواریں دیکھیں تو فرمایا: «كِلَاكُمَا قَتَلَهُ!» "تم دونوں نے ہی اُسے قتل کیا ہے!"۔ وہ دونوں حضرات سیّدنا مُعاذ بن عفراء اور سیّدنا مُعاذ بن جموح رضی اللہ تعالٰی عنہما تھے[1]۔

خیال رہے کہ ان دونوں مجاہدوں کا نام مُعاذ یا معوذ ہے، یہ دونوں حضرات اَخیافی یعنی ماں شریک بھائی ہیں، ان کی والدہ کا نام عَفراء ہے جن کے ایک خاوَند کا نام عَمرو بن جموح ہے، دوسرے خاوَند کا نام حارِث ہے، لہٰذا مُعاذ بن عَفراء میں نسبت ماں کی طرف ہے، بعض روایات میں ان دونوں مُعاذوں کو ابن عفراء کہا جاتا ہے، وہ بھی درست ہے کہ دونوں کی نسبت ماں کی طرف ہے[2]۔

شہدائے بدر کے اسمِ گرامی

میرے محترم بھائیو! اس معرکہ میں جو چودہ ۱۴ سعادت مند شہید ہوئے، ان صحابۂ کرام رضی اللہ تعالٰی عنہم کو اعلیٰ مقام و مرتبہ حاصل ہوا، جن میں سے چھ ۶ مہاجر اور آٹھ ۸ انصار تھے۔ شہدائے مہاجرین کے نام یہ ہیں:

(۱) حضرت سیّدنا عبیدہ بن حارِث مطلبی (۲) حضرت سیّدنا مہجع (۳) حضرت سیّدنا عمیر بن ابی وقاص (۴) حضرت سیّدنا عاقل بن ابی بکیر (۵) حضرت سیّدنا ذوالشمالَین عمیر (۶) حضرت سیّدنا صفوان بن بیضاء۔

---

(۱) "صحيح البخاري" كتاب فرض الخمس، ر: ۳۱٤۱، صـ۵۲۱، ۵۲۲.

(۲) "أشعة اللمعات" "كتاب الجهاد، باب قسمة الغنائم والغلول فيها، فصل ۳، ۳/۴۵۱ ملخصًا۔

اور انصار صحابہ کے نام یہ ہیں:

(۷) حضرت سیّدنا عَوف بن عفراء (۸) حضرت سیّدنا معوّذ بن عَفراء (۹) حضرت سیّدنا حارِثہ بن سراقہ (۱۰) حضرت سیّدنا یزید بن حارِث (۱۱) حضرت سیّدنا رافع بن معلّٰی (۱۲) حضرت سیّدنا عمیر بن حمام (۱۳) حضرت سیّدنا سعد بن خیثمہ (۱۴) حضرت سیّدنا مبشر بن عبد المنذِر رضی اللہ تعالی عنہم اجمعین[1]۔

ان شہدائے کرام رضی اللہ تعالی عنہم میں سے تیرہ ۱۳ حضرات تو میدانِ بدر ہی میں مدفون ہوئے، مگر حضرت سیّدنا عبیدہ بن حارِث رضی اللہ تعالی عنہ نے چونکہ مقامِ بدر سے واپسی پر منزلِ "صفراء" میں وفات پائی، لہٰذا ان کی قبر شریف مقامِ صفراء میں ہے[2]۔

بیٹا فردَوسِ اعلیٰ میں

حضرت سیّدنا اَنس رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ حضرت سیّدہ ربیع بنت بَراء رضی اللہ تعالی عنہا جو سیّدنا حارِثہ بن سراقہ رضی اللہ تعالی عنہ کی والدہ ہیں، انہوں نے نبئ کریم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کے پاس آکر عرض کی کہ یانبی اللہ! کیا آپ حارِثہ کے بارے میں مجھے کچھ بتائیں گے؟ -سیّدنا حارِثہ رضی اللہ تعالی عنہ جنگِ بدر کے دن شہید ہوئے تھے، ان کو ایک نامعلوم تیر لگا تھا- اگر وہ جنّت میں ہوں جب تو میں صبر کروں گی، اور اگر اس کے سوا کوئی بات ہو تو میں ان پر خُوب روؤں گی! مصطفٰی جانِ رحمت صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے فرمایا: «يَا أُمَّ حَارِثَةَ! إِنَّهَا جِنَانٌ فِي الجَنَّةِ، وَإِنَّ ابْنَكِ أَصَابَ الفِرْدَوْسَ الأَعْلَى»[3] "اے

---

(۱) "شرح الزرقاني على المواهب" كتاب المَغازي، ۲/ ۳۲۵-۳۲۷، ملتقطاً.

(۲) المرجع نفسه، صـ۳۲۷.

(۳) "صحيح البخاري" باب مَن أتاه سهم غرب فقتله، ر: ۲۸۰۹، صـ٤٦٥.

حارِثہ کی ماں! جنّت میں بہت سی جنتیں ہیں، اور اطمینان رکھو کہ تمہارا بیٹا فردوسِ اعلیٰ میں ہے"۔

غزوۂ بدر میں حصہ لینے والوں کو جنّت کی بشارت

رفیقانِ ملّتِ اسلامیہ! صحابۂ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے اس غزوہ میں اِطاعت وفرمانبرداری کا ایسا مظاہرہ کیا، کہ دنیا ایسے جاں نثاروں کی تاریخ پیش کرنے سے عاجز ہے، اسلام کے لیے ایسی قربانی دینے والوں کی جھلک پیش کرنے سے قاصر ہے، ان کی انہی قربانیوں کے نتیجہ میں نبئ کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان حضرات کے بڑے فضائل بیان فرمائے، ایک حدیث میں مصطفی جانِ رحمت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: «لَعَلَّ اللهَ اطَّلَعَ إِلَى أَهْلِ بَدْرٍ، فَقَالَ: اعْمَلُوا مَا شِئْتُمْ، فَقَدْ وَجَبَتْ لَكُمُ الجَنَّةُ، أَوْ: فَقَدْ غَفَرْتُ لَكُمْ»[1] "اللہ تعالی نے اہلِ بدر کی طرف نظر کی اور فرمایا کہ تم جو چاہے کرو، جنّت تمہارے لیے واجب ہے! یا میں نے تمہیں بخش دیا ہے!"۔

معرکۂ حق وباطل سے حاصل ہونے والا سبق

میرے عزیز دوستو، بھائیو اور بزرگو! یہ ایمان افروز معرکۂ حق وباطل ایمان والوں کو کئی پیغامات اور سبق آموز ہدایات دیتا ہے، اور موجودہ حالات میں اس کی خاص معنویت اور اہمیت بڑھ جاتی ہے؛ کیونکہ آج ہر طرف سے اسلام اور مسلمانوں پر باطل کی یلغار ہے، عالمی سطح پر مسلمانوں کو کمزور کرنے اور ان کے حقوق کی پامالی کے لیے ہر ممکن کوششیں جارہی ہیں! عالَمِ کفر طاقت وقوّت اور سائنس وٹیکنالوجی (Science and Technology) کے نشے اور نت نئی اِیجادات کی مستی میں

---

(١) المرجع نفسه، باب فضل من شهد بدراً، ر: ٣٩٨٣، صـ٦٧٢.

مسلمانوں کو تختۂ مشق بنائے ہوئے ہے، گویا بزبانِ حال پوری دنیا کے حالات اس بات کا شدّت سے تقاضا کر رہے ہیں کہ اب اللہ کی مدد آئے! اب اللہ کی مدد آئے! چنانچہ اس کے لیے قرآنِ کریم کی وہی ہدایت ہمیں بھی پیشِ نظر رکھنی ہیں جو اُس نے اہلِ بدر کو دی تھی، کہ تقویٰ و پرہیز گاری کو مضبوطی سے تھامے رکھو، ہمت اور جذبۂ جاں نثاری سے سرشار رہو؛ تو یہ چیز خدائی مدد کے اُترنے کا اہم ترین سبب ہے!۔

مسلمان جب تک تقویٰ، صبر اور جذبۂ صادقہ سے آراستہ نہیں ہوں گے، باطل طاقتوں کے سامنے ہرگز نہیں ٹھہر سکتے، لیکن یہی مسلمان جب تقویٰ، صبر اور جذبۂ صادِقہ کی صفات سے متّصف ہو جائیں، تو پھر دنیا کی کوئی باطل طاقت و قوّت ان کے مقابل کامیاب نہیں ہو سکتی! یہی تعلیم اللہ تعالی نے اُن پاکیزہ نُفوس صحابۂ کرام رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُم کو دی، جو ہر وقت تقویٰ کی تعلیم و تربیت حاصل کرنے کے لیے دربارِ رسالت مآب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم میں حاضر رہتے، اور اس عظیم مربّی صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم کی زیرِ نگرانی یہ عظیم نعمت حاصل کیا کرتے! یہی چیز پھر تعلق مع اللہ کا بھی ذریعہ بنتی ہے، نیز ایمان ویقین کو مضبوط کرنے کا سبب بھی بنتی ہے! ؏

فضائے بدر پیدا کر فرشتے تیری نُصرت کو
اُتر سکتے ہیں گردوں سے قطار اندر قطار اب بھی[۱]

---

(۱) کلام ظفر علی خان (مدیر روزنامہ زمیندار، لاہور)، دیکھیے:
https://dailychattan.com/columns/friday/2023/04/07/12669/

دعا

اے اللہ! ہمیں صحابۂ کرام کی سیرتِ طیّبہ پر عمل کی توفیق مرحمت فرما، دینِ متین کے لیے ہر قسم کی قربانی کا جذبہ عطا فرما اور، باہمی اتحاد واتفاق اور محبت واُلفت کو اَور زیادہ فرما، آمین یا ربّ العالمین!۔

وصلّى الله تعالى على خير خلقِه ونورِ عرشِه، سيِّدِنا ونبيِّنا وحبيبِنا وقرّةِ أعيُنِنا محمّدٍ، وعلى آله وصحبه أجمعين وبارَك وسلَّم، والحمد لله ربّ العالمين!.